قرآن کی صِفات

سیّد اسعد گیلانی

قرآن اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے جو انسانوں کی رہنمائی اور ہدایت کے لئے نازل کی گئی ہے - یہ ان تمام تعلیمات کی یاددہانی کراتی ہے جو اللہ کی طرف سے انبیاء کرام کی معرفت انسانوں پر نازل ہوتی رہی ہیں اس اعتبار سے یہ ذکر ہے - یہ اللہ تعالےٰ کی ہدایات اور احکام کی حامل کتاب ہے جو اللہ مالک یوم الدین اور عظمت والا ہے اس لحاظ سے یہ ایک عظیم کتاب ہے یہ ایک ایسا قانون ہے جو دنیا کے تمام قوانین کو منسوخ کرکے صرف اللہ وحدہٗ لاشریک کی حاکمیت کو نافذ کرنے کا دعویٰ کرتا ہے اس لحاظ سے اسکی بڑائی اور کبریائی کا کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا -

قرآن کریم گوناگوں صفات کی حامل کتاب ہے - قرآن کی صفات خود قرآن میں بیان کی گئی ہیں -

(۱) قرآن بڑی شان والا ہے - قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ (ق - ۲۶/۱)

(۲) قرآن بڑی عظمت والا ہے - وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ - (الحجر)

(۳) قرآن بڑی حکمت والا ہے - وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ (یٰسٓ)

(۴) قرآن بڑی عزت والا ہے اِنَّہٗ لَقُرْاٰنٌ کَرِیْمٌ (الواقعہ)

(۵) قرآن بہت واضح ہے - قُرْاٰنٌ مُّبِیْنٌ - (الحجر)

(۶) قرآن بڑی باوقعت کتاب ہے کِتٰبٌ عَزِیْزٌ (حٰمٓ السجدہ)

۷ - قرآن حق کی علمبردار کتاب ہے - اَلْكِتَابَ بِالْحَقِّ (النساء)
۸ - قرآن مبنی برحقیقت مضامین پرمشتمل کتاب ہے - فِيهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ (البینہ)
۹ قرآن ہر شک وشبہ سے بالاکتاب ہے - ذَالِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ (البقرہ)
۱۰ - قرآن باطل سے پاک کتاب ہے - اِنَّهُ لَكِتٰبٌ عَزِيزٌ لَّا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ (حٰمٓ السجدہ)
۱۱ - قرآن سراسر حق پرمشتمل کتاب ہے قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِن رَّبِّكُمْ (یونس)
۱۲ - قرآن ہدایت کا مرکز ہے - اَنْزَلْنَا اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِينًا (النساء)
۱۳ - قرآن اللہ کی نشانی اور اتھارٹی ہے - قَدْ جَآءَكُم بُرْهَانٌ مِّن رَّبِّكُمْ (النساء)
۱۴ - قرآن فیصلۂ خداوندی ہے - نَزَّلَ الْفُرْقَانَ (الفرقان)
۱۵ - قرآن عربی زبان میں حکم الٰہی ہے اَنْزَلْنَاهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا (الرعد)
۱۶ - قرآن ایک فیصلہ کن کلام ہے - قَوْلٌ فَصْلٌ (الطارق)
۱۷ - قرآن نصیحت آمیز ذکر ہے - مِن لَّدُنَّا ذِكْرًا - (طٰہٰ)
۱۸ - قرآن راہِ ہدایت کا رہنما ہے - يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ (الاحقاف)
۱۹ - قرآن بیماریوں کی شفاء ہے - مَا هُوَ شِفَاءٌ (بنی اسرائیل)

یہ ہم نے قرآن میں سے قرآن کی چند صفات بیان کی ہیں جو اس نے اپنی بیان کی ہیں اسے دل کی بیماریوں کی شفاء کہا گیا ہے - یہ مومنین کیلئے راہ ہدایت اور رہنمائی کا کام دیتی ہے - یہ سراسر رحمت ہے اور اس سے دلوں کے روگ اور ایمان کے ضعف دور ہوتے ہیں - یہ ظالموں کی نشاندہی کرتی اور ان کا محاسبہ کرتی ہے - یہ مظلوموں کی حمایت اور دستگیری کرتی ہے - یہ کمزوروں کی آواز کو بلند کرتی اور حاجتمندوں کی حاجتوں کو رفع کرنے کا اپنے اندر سامان رکھتی ہے - یہ صاحب عقل اور صاحب بصیرت لوگوں کو

خوشخبری سنانے والی اور ظلم و ستم کر کے نافرمانی کرنے والوں کو ڈرانے اور گرفت کرنے والی کتاب ہے۔ یہ انسانوں کو ان کے مالک اور خالق سے ملانے کا واحد ذریعہ ہے۔

قرآن نے گذشتہ قوموں کا تاریخی اور دعوتی ذکر کر کے ان سے عبرت حاصل کرنے کا سامان فراہم کیا ہے" لوگ جو خدا کی تعلیمات کے مناسب تھے جب انہوں نے تعلیمات الٰہی کو قبول کیا تو ان اکے لئے کس طرح دنیا میں ترقی و بلندیٔ درجات کے دروازے کھل گئے اور آخرت میں انہوں نے کس طرح خدا کی رضا کو حاصل کیا اور جن قوموں نے اللہ تعالےٰ کی ارسال کردہ تعلیمات اور ہدایات کے ساتھ انکار و انحراف اور اعراض کا رویہ اختیار کیا ان کا انجام کیا ہوا اور وہ قومیں کس طرح تباہ و برباد ہو گئیں۔ یہ آثار قدیمہ کا بڑا حصہ ان قوموں کی نافرمانی اور عبرت ناک تباہی کا نقشہ پیش کرتے ہیں۔ اس تذکرہ سے انسان نصیحت حاصل کرے تو یہ قرآن اس کے لئے ذکر کا کام دیتا ہے۔ اس قرآن میں انسانی زندگی کے لئے ہدایات ہیں جو انسانوں کے آقا اور خالق نے انسانی زندگی کی رہنمائی کے لئے دی ہیں۔ اگر انسان ان تعلیمات کو قبول کرے تو یہ عظمت والی تعلیمات اسکی زندگی کو سنوارنے کے لئے بہت کافی ہیں۔ یہ اللہ رب العالمین کا فرمان ہے اس لئے واجب ہے۔ قرآن میں اختیاری احکام کوئی نہیں ہیں۔ سارے احکام فرائض کا درجہ رکھتے ہیں۔

قرآن یہی بات بیان کرتا ہے کہ انسانوں کا حقیقی بادشاہ اللہ تعالےٰ ہی ہے۔ باقی ساری مخلوق اسکی رعایا ہے جسے بلے چون و چرا اسکی اطاعت کرنی چاہیئے اور جن قوموں نے اطاعت خداوندی سے انحراف کیا ان کا نام و نشان مٹ گیا۔

قرآن کی خصوصیات حیرت انگیز ہیں جن کا شمار کرنا بھی مشکل ہے۔

۱ - یہ واحد کتاب ہے جس کا آغاز لا ریب فیہ کہہ کر کیا گیا ہے۔ کہ اس میں سب حقائق ہی حقائق ہیں اس میں شک و شبہ کی ایک

بات بھی نہیں ہے - اسکی کسی بات کو جھٹلایا نہیں جاسکتا - اس کا پیش کرنیوالا حیرت انگیز اعتماد کے ساتھ اسے پیش کرتا ہے - اِنَّہٗ لَحَقُّ الْیَقِیْنِ - یہ کتاب حق اور کتاب یقین ہے ہر تذبذب سے بالا ہر شبہ سے بالاتر -

۲ - اس کتاب میں کوئی تضاد نہیں ہے - ہر بات دوسری باتوں کی تائید کرتی ہے - اس کی کوئی بات بھی اپنی کسی دوسری بات کو جھٹلاتی نہیں ہے -

۳ - ایک انتہائی سنجیدہ کتاب ہونے کے باوجود اس کے اسلوب بیان میں ایسی حلاوت اور مٹھاس ہے کہ اسے پڑھتے ہوتے انسان پر سوز و گداز اور رقت کی کیفیت بار بار طاری ہوتی ہے - اس کتاب کے آگے انسان کی روح سربسجود ہو جاتی ہے - یہ مسخر کر لینے والی کتاب ہے -

۴ - یہ واحد کتاب ہے جو بار بار ایسے مخالفین کو چیلنج دیتی چلی آرہی ہے کہ اس کی طرز پر ایک پیرا یا ایک صفحہ نہیں بلکہ چند جملے ہی بنا کر لاؤ لیکن چودہ سو سال سے یہ چیلنج اپنی جگہ پر قائم ہے اور بڑی بڑی تخلیقی قوتیں رکھنے والوں کے پاس اس چیلنج کا کوئی جواب نہیں ہے -

۵ - یہ کوئی ایسی مذہبی کتاب بھی نہیں ہے جیسی دوسری عام مذہبی کتابیں تشریح مذاہب کے لئے لکھی جاتی ہیں - بلکہ یہ انسانی زندگی کے لئے ایک کتاب ہدایت ہے - ایسی گائیڈ بک جس میں انسان کے لئے پورے ایک نظام زندگی کا نقشہ اور خاکہ موجود ہے - فرد کی اصلاح و تعلیم کے لئے معاشرے کی تعلیم و تربیت و اصلاح کے لئے، حکومتوں کی ہدایت و رہنمائی کے لئے، قوموں کی فلاح و بہبود اور منزل مقصود تک پہنچنے کے لئے اس میں ہدایات موجود ہیں گویا یہ کتاب علم و ہدایات اور رہنمائی کا مرقع اور سرچشمہ ہے -

۶ - اس کتاب کا موضوع انسان ہے - یہ انسان کی زندگی کے ہر پہلو سے بحث کرتی ہے - یہ انسانی زندگی کو ایک وحدت اور کل کی حیثیت سے پیش کرتی ہے - یہ ایک مخصوص طرز کی ثقافت، تہذیب و تمدن اور اجتماعیت ابھارتی ہے - یہ انسانیت کو قوموں میں تقسیم کر کے انہیں آپس میں تصادم

کے راستے پر نہیں ڈالتی بلکہ یہ کتاب بتاتی ہے کہ ہماری انسانی آبادی ایک کنبہ ہے جس کے والدین ایک ہی تھے اور تمام انسان ایک ہی خاندان کے افراد ہیں جن کو تاریخ اور جغرافیہ نے باہمی تقسیم کیا ہوا ہے لیکن تاریخ و جغرافیہ کی تقسیم حقیقی تقسیم نہیں ہے۔ انسان ایک ہی نوع ہے جو پوری دنیا میں آباد ہے اور پوری دنیا ان کے والدین کی جائیداد اور وراثت ہے۔ ملکوں اور قوموں کی تقسیم آبادی کی کثرت کا نتیجہ ہے نہ کہ نوع بدل جانے یا اقدار و اخلاق بدل جانے کا نتیجہ ہے۔ انسان کی اخلاقی اقدار ایک ہی ہیں اور اس کے معروف و منکر کے پیمانے بھی ایک ہی ہیں۔ اسکی ثقافت اور کلچر کے بنیادی اجزا بھی ایک ہی ہیں۔

۷ - یہ کتاب حق و باطل کا امتیاز سکھانے کی بہترین کسوٹی ہے۔ حق و باطل کی شناخت کے لئے اس کتاب سے بہتر اور کوئی پیمانہ نہیں ہے۔ جس چیز کو یہ حق کہے وہ حق ہے اور جس چیز کو باطل کہے وہ باطل ہے۔ یہ ظلم و عدل اور حق و باطل کے راستے کھول کھول کر بیان کر دیتی ہے۔ اس کو پڑھ کر انسان حق و باطل کا بنیادی علم حاصل کر لیتا ہے۔

۸ - یہ کتاب ادبی لحاظ سے بھی ایک منفرد کتاب ہے۔ اس کا اسلوب جداگانہ اور نرالا ہے۔ اس کی تشبیہات اور استعارے لاجواب ہیں۔ اس میں انسانی ذوق اور اسکی روایات کو ملحوظ رکھ کر ادبی تشبیہات اور استعارے استعمال کئے گئے ہیں۔ قرآن کا ادب منفرد اور یکتا ہے جسے الہامی ادب کہا جا سکتا ہے۔ قرآن کے اوّلین مخاطب جو اسے سنتے تھے تو اسکی سماعت سے ہی مرعوب ہو کر ان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے تھے۔ مخالفین تک میں اس کے ادب کی بلندی اور معانی کی گہرائی کو سن کر اس سے انکار کی تاب نہ ہوتی تھی۔ بعض اوقات وہ اپنے کانوں میں انگلیاں دے کر اپنے آپ کو اس کے تاثیر کی زد سے بچاتے تھے۔ اس کا ادب ناقابل مزاحمت ہے۔

۹ - قرآن کا انداز خطیبانہ ہے۔ اس خطابت سے اس میں جوش و جذبہ اور حسنِ ادا کی تاثیر پیدا ہو گئی ہے۔ اسکے اندر دل میں سرایت کر جانے

کی قوت بدرجہ اتم موجود ہے - اس میں جہاں مضامین اور الفاظ کی تکرار ہے وہاں بھی عجیب صوتی حُسن اور معنوی نکتہ آفرینی کا لحاظ رکھا گیا ہے کہیں اجمال ہے - کہیں تفصیل ہے - کہیں دھمکی ہے - کہیں خوشخبری ہے - کہیں دلنشیں رحمت کا دروازہ کھلتا ہوا محسوس ہوتا ہے اور کہیں مجرموں پر غضب آلود لہجے کا اختیار ہے - اگرچہ قرآن کا سارا استدلال عقلی ہے لیکن اس میں جذبات کو قوتِ محرکہ کے طور پر استعمال کیا گیا ہے -

ایک بزرگ نے کہا تھا کہ جب میں قرآن پڑھتا تھا تو لطف نہ آتا تھا پھر میں نے اپنے اوپر یہ احساس طاری کیا کہ جیسے میں یہ کلام براہِ راست حضرت جبرئیل سے سن رہا ہوں - بس اس احساس سے لذت میں اضافہ ہو گیا پھر میں نے سوچا کہ اس قرآن میں تو خود اللہ تعالےٰ براہ راست اپنے بندوں سے مخاطب ہے اور وہ درس قرآن کے ذریعے اور اس کے الفاظ کے اندر خود مجھ سے بھی مخاطب ہے بس اس احساس کے بعد تو پھر ایسا کیف پیدا ہوا کہ جو پہلے کبھی پیدا نہ ہوا تھا اور میں اس کے اندر گم ہو کر رہ گیا - قرآن سرسری مطالعہ کی کتاب نہیں - یہ اپنے قاری سے اپنے اندر گم ہو جانے کا مطالبہ کرتی ہے -

غرض قرآن جس مالک الملک کا کلام ہے وہ اپنے بندوں کی شاہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے اس لئے اس کا کلام انسان کے دل میں اترتے چلے جانے کی اپنے اندر بہترین خصوصیت اور صلاحیت رکھتا ہے -

❀❀❀

(بقیہ صـ۳۸)

مذکورہ عبارات سے ظاہر ہوتا ہے کہ علامہ ابوبکر الحازمی متوفی ۵۸۴ھ اپنے وقت کے عظیم محدث، حافظ اور ماہر علوم حدیث اور فقہ الحدیث تھے ۔ ناسخ اور منسوخ احادیث کی معرفت میں ان کو ممتاز درجہ حاصل تھا اور یہ کہ اس موضوع پر ان کی کتاب، ایک نہایت مستند اور معتبر کتاب ہے ۔